21

REGD No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر ۳۲

ٹیلیفون ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۸

یوم یک شنبہ

۴ محرم الحرام

قیمت فی پرچہ ۱

جلد ۳۹/۵ | ۷ اخاء ۱۳۳۰ ہش | ۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۳۲

اخبار احمدیہ

نوشہرہ (ڈاک سے) ۴ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

ربوہ (ڈاک سے) ۳ اکتوبر۔ ناظر اعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:- حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند دن کے لئے نوشہرہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اپنی واپسی تک کے لئے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مقامی امیر جماعت احمدیہ ربوہ مقرر فرمایا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دنیا کا مربیٔ اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دور کر کے سچا سامان نجات کا حصول حق کی تعلیم سے از سرِ نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے، اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے مشرقی محاذ پر نیا حملہ شروع کر دیا

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کی فوجوں نے مشرقی محاذ پر نئے زبردست حملے شروع کر دیئے ہیں۔ مغربی محاذ پر پچھلے چند دنوں کے شدید حملوں سے اتحادیوں نے کمیونسٹوں کے موسم سرما کے دفاعی مورچوں میں رخنے ڈال دیئے ہیں۔ آج اقوام متحدہ کے جہازوں نے ہوفان کی بندرگاہ پر شدید بمباری کی۔ اقوام متحدہ یہ بندرگاہ پچھلے دسمبر میں کھوئی تھی اور اس پر جس قدر بمباری کی گئی ہے وہ تین شدید بمباری آج تک کسی مقام پر نہیں کی گئی۔

پاکستانی مدیران جرائد کی مجلس قائمہ کا اجلاس

لاہور ۶ اکتوبر۔ پاکستانی مدیران جرائد کانفرنس کے صدر مولانا اختر علی خاں نے اگلے جمعہ کو کانفرنس کی مجلس قائمہ کا اجلاس کراچی میں طلب کیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں کانفرنس کے وقار کو بحال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

روس ایٹم کے اور بھی تجربے کریگا

مارشل اسٹالین کا اعلان

ماسکو ۶ اکتوبر۔ آج روس کے ڈکٹیٹر مارشل اسٹالین نے ایک اعلان میں اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس نے واقعی ایٹم کا تجربہ کیا ہے اور آئندہ وہ اپنے مختلف قسموں کے ایٹم بموں کا تجربہ کریگا۔ مارشل اسٹالین نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کی ایٹمی ہتھیاروں سے متعلقہ پالیسی نے روس کو ایٹم کا ذخیرہ تیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن امریکہ کو اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے کیونکہ روس امریکہ برطانیہ یا کسی دیگر ملک پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ وہ تو ایسے ہتھیاروں کو ویسے ہی ممنوع قرار دینے کے حق میں ہے۔

ایران تیل کی برآمد شروع کر دے گا

طہران ۶ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ایران بہت جلد تیل کی برآمد کا کام شروع کر دے گا۔ غالباً سردیوں میں یہ کام شروع ہو جائیگا اور اس کام میں برطانوی حکومت کی دھمکیوں اور سلامتی کونسل کے فیصلے کی ہرگز پرواہ نہیں کی جائے گی۔

ڈاکٹر مصدق لیک سکسس روانہ ہو گئے

طہران ۶ اکتوبر۔ آج ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق سلامتی کونسل میں ایرانی کیس کی پیروی کرنے کے لئے روانہ ہو گئے آپ کے ہمراہ مسٹر حسین فاطمی اور ایرانی وفد کے دوسرے ارکان تھے

کراچی ۶ اکتوبر۔ پاکستان کے تحقیقاتی انجینئر مسٹر ایس۔ اے عزیز آج جنیوا میں ہونے والی ریڈیو کانفرنس کے غیر معمولی اجلاس میں شرکت کے لئے جنیوا روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ اس اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

گلبرگ کالونی سے ماڈل ٹاؤن تک

ایک کشادہ سڑک کی تعمیر

لاہور ۶ اکتوبر۔ لاہور میں گلبرگ کالونی سے ماڈل ٹاؤن تک ایک سایہ دار کشادہ سڑک کی تعمیر شروع ہو گئی ہے جس میں چار راستے ہوں گے۔ دونوں طرف آنے جانے کے لئے دو سڑکیں ہوں گی اور درمیان میں ہجوم کو کم کرنے کیلئے ایک کشادہ راستہ۔ یہ سڑک پانچ میل لمبی ہوگی اور ۵ سال میں مکمل ہوگی اب تک دو فرلانگ بن چکی ہے۔

گورنر جنرل کی مصروفیات

لاہور ۶ اکتوبر۔ آج یہاں گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے لاہور کی فوجوں کا معائنہ کیا۔ لاہور گیریژن دیکھا اور پاکستانی فوجیوں کی روزانہ مشقیں دیکھیں۔ پاکستانی فوجوں کے چیف آف دی سٹاف لفٹیننٹ ناصر علی خاں آپ کے ہمراہ تھے

ملایا کے برطانوی ہائی کمشنر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

کوالالمپور ۶ ستمبر۔ آج ملائی دہشت پسندوں نے ملایا میں برطانوی ہائی کمشنر سر ہنری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ سر ہنری اس وقت اپنی موٹر کار میں ایک پہاڑی مقام کی سمت جا رہے تھے۔ سر ہنری ۱۹۴۸ء میں ملایا کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے تھے۔ اس سے پہلے آپ فلسطین سے برطانوی انتداب اٹھنے تک وہاں کے چیف سیکرٹری تھے اور انتداب ختم ہونے کے چند ہفتے بعد ہی آپ کا تقرر بطور ہائی کمشنر ملایا عمل میں آیا۔

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق امسال امریکہ کپاس کی ۵۸ لاکھ گانٹھیں پیدا کریگا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت امریکی کپاس کی درآمد کم ہے کیونکہ کاشتکار زیادہ قیمتوں کی امید میں مال باہر نہیں لاتے۔

سائیگون ۶ اکتوبر۔ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایشیا میں عام قیام امن کی تعمیر کے سلسلہ میں محض عارضی صلح کی بات چیت کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ امکان ہے کہ اس عارضی صلح سے فائدہ اٹھا کر کمیونسٹ چینی فوجوں کا رخ ہند چینی کی طرف پھیر دیگا اور یہ حملہ سارے جنوب مشرقی ایشیا کے امن کیلئے تباہ کن ثابت ہوگا۔

مختصر و اہم — ۶ اکتوبر

لاہور۔ حکومت پنجاب نے بیواؤں اور ۱۸ سال سے کم عمر کے یتیموں کو شہری غیر منقولہ جائیدادوں کے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس حکم کا اطلاق ہر اس زمین اور عمارت پر ہوگا جو بیواؤں اور ایسے یتیموں کی ملکیت کی ہوگی اور ایک ہزار سے زائد کی قیمت کی نہیں ہوگی۔

پشاور۔ خبر آئی ہے کہ صوبہ سرحد میں اسمبلی کے آئندہ عام انتخابات کو کامیابی سے انجام دینے کے لئے ۵۲۰ ووٹ ڈالنے کے مرکز قائم ہوں گے۔ جن پر ۵۲۰ نگران نیز افسران رائے شماری اور ۱۵۶۰ نائب افسران رائے شماری مقرر کئے جائیں گے عورتوں کے پولنگ اسٹیشنوں پر ایک ایک مددگار خاتون افسر رائے شماری مقرر کی جائے گی۔

کراچی۔ پاکستان کے وزیر داخلہ عزت مآب خواجہ شہاب الدین آج بذریعہ ریل گاڑی بہاولپور روانہ ہو گئے۔

حاجیوں کا جہاز خسرو ۹۰۰ سے زائد حاجیوں کو لے کر جدہ سے کراچی پہنچ گیا۔

نئی دہلی:- ایک سرکاری اعلان کے مطابق اگر بمبئی میں چند دن اور بارش نہ ہوئی تو صوبے کو تاریخ کے ایک بدترین قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حالات سخت نازک بتائے گئے ہیں۔ اور ہندوستان کے بعض صوبوں میں غیر معمولی قحط کا خطرہ ہے۔

ماسکو۔ آج مارشل سٹالین نے ایک پیغام میں مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم کو [illegible] دوسری سالگرہ کی تقریب پر مشرقی جرمنی میں ایک متحدہ خود مختار اور ایک امن پسند جرمنی مملکت قائم کرنے میں حمایت کا یقین دلایا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء

آخر اس میں کیا مصلحت ہے؟

پاکستان کا ایک طفل ابجد خواں بھی خوب جانتا ہے کہ "احراری" کن لوگوں میں شمار ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ بعض غافل مسلم لیگی زعماء اور حکومت کے ذمہ وار عہدہ دار آجکل اس غلط فہمی میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ وہ "احرار" کے متعلق قائد اعظم کے اس "فیصلہ" کو غلط ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ان کو لیگ میں بطور جماعت کے شامل نہ کیا جائے۔ چنانچہ پچھلے دنوں لاہور کے موچی دروازہ کے باہر مشہور و معروف احراری مجمع باز عطاء اللہ شاہ بخاری نے احمدیوں کی ترہیب و تخویف اور احمدی بزرگوں کی توہین پر محمول اشتعال انگیز گلہ بازی کا جب مظاہرہ فرمایا تو صدارت کے فرائض حکومت کے ایک نہایت ذمہ وار عہدہ دار نے نو بجے رات سے لے کر دو بجے نصف شب تک نہایت صبر و استقلال سے سرانجام دیئے۔

ہمارا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت کے کسی ذمہ وار عہدہ دار کو کسی مذہبی فرقہ کے جلسہ کی صدارت نہیں کرنا چاہیئے عام شہریوں کی طرح حکومت کے ایک افسر کا بھی حق ہے۔ کہ وہ اپنے فرقہ کی مذہبی اور دینی مجالس میں نہ صرف شمولیت کرے۔ بلکہ ان کی صدارت بھی کرے۔ بلکہ وہ بغیر کسی دوسرے فرقہ کی حق تلفی کے حتی الوسع اپنے فرقہ کی جائز مدد بھی کر سکتا ہے۔ ہر ایک پاکستانی شہری کا خواہ وہ عوامی ہو یا حکومت کا ملازم یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جس مذہبی فرقہ سے چاہے تعلق رکھے۔ لیکن اگر کوئی مذہبی فرقہ اپنے مذہبی حقوق سے تجاوز کر کے دوسروں کے خلاف ترہیب و تخویف اور اشتعال انگیزی کو اپنا پیشہ بنالے۔ اور مذہبیات سے نکل کر فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے لگے۔ جس کا انسداد حکومت کا فرض اولین ہے۔ تو ہماری ناقص رائے میں حکومت کے کسی عہدہ دار یا مسلم لیگ کے کسی زعیم کا فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے مذہبی فرقہ کو بھی ایسے شنیع فعل سے خود باز رکھے چہ جائیکہ ایسی ناجائز مجالس کی صدارت کرے اور مزے سے تمام رات ایک وفادار فرقہ کے خلاف اس سخرہ طرازی کو سنتا رہے۔ جو صرف بیمار ذہنوں کے لئے ہی باعث التذاذ و احتظاظ ہو سکتی ہے۔

لاہور میں جو کچھ ہوا تھا اس کا ذکر ہم اپنے ایک افتتاحیہ میں پیشتر ازیں کر چکے ہیں۔ اس کے بعد سنا گیا ہے کہ کراچی میں کسی مسلم لیگی زعیم کی صدارت میں ایسا ہی جلسہ احمدیت کے خلاف اسی انداز اشتعال انگیزی سے ہوا۔ اب "آزاد" کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ میں بھی یہی کھیل حال میں کھیلا گیا ہے۔ چنانچہ احراریوں کی تعلی آمیز زبان میں روئداد جلسہ بیان کرتے ہوئے "آزاد" لکھتا ہے۔

"گوجرانوالہ ۴ اکتوبر کل یہاں گوجرانوالہ کی تاریخ میں سب سے بڑا اجتماع نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو کر رات ایک بجے ختم ہوگیا۔ گوجرانوالہ سیاسی اعتبار سے کافی اہم شہر رہا ہے۔ بہت سے راہنما آتے رہے اور جلسوں سے خطاب کرتے رہے۔ لیکن عوام جتنی تعداد میں اور جس جوش و خروش سے اب کی بار اپنے محبوب راہنما حضرت امیر شریعت کے ارشادات عالیہ سننے کے لئے آئے تھے گوجرانوالہ کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جدھر نگاہ اٹھتی تھی عقیدت واحترام کا یہ عالم تھا کہ مجمع رات کے ایک بجے تک اکائی کی طرح جا رہا۔ شاہ جی جب آخر میں دعا مانگ رہے تھے۔ تو عوام کی یہ خواہش ان کے دلوں میں تڑپ رہی تھی۔ کہ کاش بخاری تقریر کرتے جائیں تا آنکہ مرغ سحر صبح کی آمد کا اعلان کر دے۔

یہ جلسہ سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شیرانوالہ باغ میں منعقد ہوا کرسی صدارت پر شیخ آفتاب احمد صاحب صدر سٹی مسلم لیگ جلوہ افروز تھے .....

پاکستان کے اندرونی دشمنوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ (بخاری) نے فرمایا وہ شخص یا وہ جماعت کبھی بھی پاکستان کے مفاد کی وفادار نہیں ہو سکتی۔ جو پاکستان میں بیٹھ کر اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھے۔ وزیر خارجہ سے تو خان لیاقت علی خان نپٹ لیں گے میں تو بشیر الدین کی بات کرتا ہوں کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کو ملا دینے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اسے کیوں کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ اگر آج اس پاکستان کے دشمن گرگ کو درست نہ کیا گیا تو وہ ایک عظیم خطرہ بن سکتا ہے۔ رسول کا دشمن لیاقت علی کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ پاکستان کے ہر غدار کو ختم ہو جانا چاہیئے چاہے وہ مرزا غلام احمد کی امت کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو ۔

جو عدوئے باغ ہو برباد ہو
چاہے وہ گلچیں ہو یا صیاد ہو

شاہ جی نے ٹھیک ایک بجے اپنی تقریر ختم کی۔ اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔"

(آزاد ۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

"آزاد" نے اس روئداد کی ایک سرخی یہ بھی جمائی ہے۔ "جس نے رسول کریم کی دستار نبوت پر ہاتھ ڈالا ہو۔ وہ لیاقت کا وفادار کب ہو سکتا ہے۔" لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے کے بعد ہم حکومت اور مسلم لیگ کے ذمہ وار زعماء سے پوچھتے ہیں۔ کیا یہ "دفاع پاکستان" ہے یا نعوذ باللہ "تباہ پاکستان"؟ کیا حکومت نہیں جانتی کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے یہ الزامات سراسر جھوٹے ہیں؟ ورنہ کیا حکومت کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ ان الزامات کی تغلیط و تصدیق کر سکے۔ یہ الزامات "احراری" عرصہ سے دہرا رہے ہیں۔ اور ہمیں امید نہیں کہ حکومت نے اب تک ان کے بارے میں کوئی تحقیقات نہ کی ہو۔ ایک فرض شناس اور چوکس حکومت ایسی غافل نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی رعایا کے ایک فریق کے خلاف اس قسم کے الزامات سنے اور تحقیقات کرے یا تو اس فریق کو کیفر کردار کو نہ پہونچائے اور یا پھر الزام لگانے والوں کی۔ اور اس سے کچھ نہ ہو سکے تو کم سے کم آئندہ کے لئے۔ بے راہ رو زبان کو لگام نہ دے ڈالے۔

عطاء اللہ شاہ بخاری بقول خود احراری اخبار "آزاد" کے لاکھ لاکھ دو دو لاکھ کے مجمع کے سامنے نہ صرف پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بلکہ دیہاتی علاقوں میں بھی جو ذرا سی بات سے مشتعل ہو سکتے ہیں۔ بیسیوں دفعہ یہی زہر چکانی اور اشتعال انگیزی کر چکا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے مگر اس کو پوچھا تک نہیں جاتا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکومت کی اس میں کیا پالیسی ہے۔ اگر حکومت ہم کو سمجھا دے۔ تو ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کی خاطر یہ سب کچھ بھی خوشی سے برداشت کرنے کو تیار رہیں۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ ہمیں اس کی مصلحت سمجھا دی جائے۔ اور احراری جن کا آرگن "آزاد" اس نازک وقت میں بھی۔ نہرو۔ پٹیل اور ابوالکلام آزاد جیسے دشمنان پاکستان کے قصائد لکھنے سے باز نہیں آتا اور اس طرح خود اپنی پاکستان دشمنی کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہا ہے بجائے اس کے کہ اس کی بازپرس کی جائے اس کو کھلی چھٹی دیدی گئی ہے کہ وہ ایک ایسی وفادار مذہبی جماعت کی ترہیب و تخویف اور اس کے خلاف عوام میں اشتعال انگیزی کرتا پھرے۔ جس جماعت کے ایمان میں حکومت کی وفاداری بھی شامل ہے۔ جو نہ صرف تحریراً۔ قولاً بلکہ عملاً بھی دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اس کا ثبوت دے چکی ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی دے گی اور احراری کا حال بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ سہ روزہ "آزاد" ۱۳ اگست ۱۹۵۱ء میں "شرمناک گستاخی" کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ :۔

"پاکستان کے سرکاری اخبار "ڈان" نے مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم حکومت ہند کو شوما کہہ کر پھر اس ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے جو ملک کی تقسیم سے پہلے پورے ملک میں سات سال تک کارفرما رہی ہے اور سنجیدگی۔ شائستگی اور اخلاق کو مات کرتی رہی ہے۔"

تقسیم سے پہلے ابوالکلام آزاد کو شوما کس نے کہا تھا؟ قائد اعظم نے "آزاد" کا مطلب اب سمجھ لیجئے کہ کیا ہے۔

آزاد ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء میں "امام الہند" کے مضمون پر مقالہ پڑھیئے۔ پھر ۵ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں "پٹیل" کی ظرافت کا قصیدہ مفکر احرار چودھری افضل حق کی زبانی سنئے۔ اور ۸ اپریل ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر تاج الدین انصاری مدیر "آزاد" کی تقریر کا فقرہ ذیل ملاحظہ کیجئے۔

"میں نہرو کی طبیعت سے واقف ہوں وہ بہت بہادر اور جری ہیں"

اور اس تقریر میں پاکستان کے مسلمانوں سے یوں خطاب ہے

"پانچ چھ روپے من گندم کھا کر پندرہ بیس روپے من گندم کھانے والوں (ہندوستانیوں۔ ناقل) کا منہ چڑانے والو!"

پھر ذرا سوچئے تو سہی ایک مجمع باز مسخرہ طراز "دفاع پاکستان" کے جذبات کیا ابھارے گا "دفاع پاکستان" کوئی ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے۔ کوئی سینما گھر نہیں۔ کھیل تماشا نہیں۔ یہ ایک نہایت سنجیدہ اور اہم مسئلہ ہے جو اس وقت پاکستان کے شہریوں کو درپیش ہے۔ ایسے نازک اوقات میں محبان وطن ہنسی ٹھٹھا کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور عوام کی توجہ حقائق کی طرف لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہماری حالت بھی عجیب ہے ہم نے ایک مسخرہ طراز کو کھلی چھٹی دے دی ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

خطبہ نمبر ۳۲

خطبہ عید الاضحیہ

درود شریف میں ہم جس قربانی کرنے کی دُعا کرتے ہیں عید الاضحیہ اسی کی یاد دلانے کیلئے آتی ہے

محض زبانی باتوں کی بجائے عمل کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ ؍ ستمبر ۱۹۵۱ء ——— مرتبہ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

نوٹ:۔ یہ خطبہ نہایت لطیف اور ضروری تھا مگر خطبہ لکھنے والے ظالم نے اسے اس قدر مسخ کیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اس طرح کی خلاف عقل باتیں لکھی ہیں کہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے اپنے حواس میں تھا یا نہیں۔ بہرحال تکلیف اٹھا کر جس قدر اصلاح کر سکا ہوں کر کے چھپوانے کے لئے بھجواتا ہوں :

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

آج میرا ارادہ تھا

کہ ایک خاص مضمون کے متعلق خطبہ پڑھوں عام طور پر تو یہی ہوتا ہے۔ کہ میں بغیر کسی خیال کے خطبہ کے لئے آجاتا ہوں۔ بعض دفعہ شائد ۴۰۔ ۵۰ یا سو میں سے ایک دفعہ خطبہ کے لئے آنے سے پہلے ہی مضمون ذہن میں آجاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس بات کے لئے فکر کیا جاتا ہے کہ آجکل کے اہم مسائل میں سے کونسا مسئلہ خطبہ میں بیان کیا جائے۔ کل شام مجھے خیال آیا کہ عید الاضحیہ کا تعلق جو درود سے ہے۔ اس پر عید کا خطبہ پڑھا جائے۔ چنانچہ اس بارہ میں کچھ سوچتا بھی رہا۔ رات کو میں نے

ایک رویا دیکھا

میں نے دیکھا کہ میں کہیں سے آرہا ہوں وہ بازار ہے یا گلی ہے جہاں میں جا رہا ہوں۔ میں نے اس کے پہلو میں ایک مکان دیکھا جہاں میں جانا چاہتا ہوں۔ معین صورت میں مجھے یاد نہیں کہ میں اس مکان میں کیوں جانا چاہتا ہوں۔ اس مکان کا جو دروازہ ہے۔ وہ گلی یا بازار میں ذرا اونچا کر کے لگایا گیا ہے۔ وہ قریباً تین فٹ کے قریب بازار یا گلی سے اونچا ہے خواب میں مجھے یہ احساس ہے کہ میرے گھٹنے میں تکلیف ہو رہی ہے۔ میں نے سہارا لے کر پتھر پر پاؤں رکھا ہے۔ آگے ایک کھلا میدان ہے۔

اس کھلے میدان میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں (آپ کی زیارت ایک عرصہ کے بعد اس خواب کے ذریعہ ہوئی۔) آپ نے داڑھی پر خضاب لگایا ہوا ہے وہی خضاب جو آپ سے منقول ہے۔ اور میں بھی وہی لگاتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں مہندی ذرا زیادہ ملایا کرتے تھے لیکن میں ذرا کم مہندی ملاتا ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالوں پر ذرا سرخی رہ جاتی تھی ویسی سرخی جیسے وفات کے قریب جب آپ خضاب لگاتے تھے۔ تو بالوں پر دکھائی دیتی تھی۔ آپ کا چہرہ روشن تھا آپ پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ بالکل ایسا کوٹ جیسا آپ اپنی زندگی میں پہنا کرتے تھے۔ اور آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے السلام علیکم کہا آپ نے جواب دیا۔ اور وعلیکم السلام فرمایا۔ مجھے خیال آیا کہ ذرا اور آگے جاؤں۔ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ میں ایک دو قدم ہی آگے چلا تھا کہ میں نے دیکھا وہاں لوہے کا ایک پلنگ رکھا ہوا ہے۔ یہ پلنگ اسی طرف پڑا ہے۔ جس طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ پلنگ عام پلنگوں

سے اونچا ہے اور چوڑا بھی ہے اور تار کے ساتھ بنا ہوا ہے۔ اس پلنگ پر میاں جان محمد صاحب جو

قادیان کے رہنے والے

ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا کام کرنے والے حجام خاندان میں سے ہیں۔ اور قادیان میں پوسٹ مینی کا کام کرتے تھے تشہد کی حالت میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ (ان کے بیٹے تجارت کا کام کرتے ہیں۔ اور ان کے بھتیجے میاں محمد عبد اللہ صاحب ربوہ میں حجام کا کام کرتے ہیں) باوجود اس کے کہ میاں جان محمد صاحب تشہد کی حالت میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجھے خیال آتا ہے کہ وہ بیمار ہیں۔ اس لئے بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ میرے پاس سے گزرتے ہوئے انہوں نے سلام پھیرا اور میں آگے چلا گیا۔ میرا خیال ہے کہ میں آگے جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ کچھ فاصلہ پر ہے۔ وہ فاصلہ میلوں کا نہیں وہ فاصلہ فرلانگوں کا نہیں۔ بلکہ یہی بیس تیس گز کا ہے۔ میں آگے چلا تو میں نے دیکھا کہ پاس ہی

ایک کھلی جگہ ہے

اور اس میں کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ ان کرسیوں پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میرے ذہن میں آتا ہے۔ کہ میں اسی جگہ کی طرف

آرہا تھا۔ ان میں ایک نوجوان بھی ہے جس کی داڑھی منڈھی ہوئی ہے۔ یا اس کی داڑھی ابھی نکلی ہی نہیں۔ لیکن اس کی شکل ایسی ہے جیسے غیر احمدی نوجوانوں یا کمزور احمدیوں کی ہوتی ہے اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جوتا پہن کر میرے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جب آپ میرے قریب آئے۔ تو آپ نے زور سے کچھ الفاظ دہرانے شروع کئے جو اس قسم کے تھے۔ کہ کیا کاہو مل گیا بتھوا مل گیا۔ اور ایک تیسری چیز کا نام بھی لیا جو یاد نہیں رہا۔ آپ کے ان الفاظ کے جواب میں اس داڑھی منڈے شخص نے جسے اب میں کوئی طبیب خیال کرتا ہوں کہا کہ کاہو مل گیا۔ اور ایک اور چیز کے بارہ میں کہا کہ وہ مل گئی ہے۔ اور تیسری شے کے متعلق کہا اس کی تلاش ہے۔ مجھے کاہو اور بتھوا کا نام یاد رہا ہے۔ تیسری چیز بھول گیا ہوں شائد وہ کاسنی ہے۔ یا کوئی اور چیز۔ مجھے اب یاد نہیں رہا۔ مجھے چونکہ اس وقت بہت خوشی تھی کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اس لئے اس خوشی سے آنکھ کھل گئی۔ اور خواب پوری طرح یاد نہ رہا گو خواب ایسا واضح تھا کہ اب بھی جب میں اس خواب کو بیان کر رہا ہوں۔ آپ کی شکل میرے سامنے پھر رہی ہے۔

کچھ دیر کے بعد میری آنکھ پھر لگ گئی۔ اور میں نے

ایک اور رؤیا

دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ہم ایک ایسے ہی گھر میں رہتے ہیں۔ جس قسم کے گھر میں میں آجکل رہتا ہوں۔ لیکن وہ گھر ذرا کھلا ہے۔ اور خاندان کے کچھ لوگ وہاں جمع ہیں۔ وہاں ایک عورت ہے۔ جس کی گود میں ایک بچہ ہے۔ اس بچہ کو دیکھتے ہی میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ وہ مولود احمد ہے۔ جو میری لڑکی امتہ الحکیم اور سید داؤد مظفر کا لڑکا ہے۔ وہ اس عورت کی گود میں بیٹھا ہے۔ میں نے اس بچہ کو دیکھا اور کہا مولود احمد ہے؟ پھر میں نے کہا، کیا اسکی ماں بھی آئی ہے؟ اس عورت نے کہا۔ نہیں اس کے معاً بعد نظارہ بدلا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ مولود احمد بڑی عمر کا ہے اور وہ اس عورت کی گود سے اتر گیا ہے اور دوڑتا ہوا میرے سامنے سے گزر رہا ہے۔

یہ دونوں نظارے

جو میں نے دیکھے۔ اُس وقت ان کی تعبیر میرے ذہن میں نہیں آئی۔ صبح اٹھ کر میں نے اتنا سمجھا۔ کہ کاہو کھانسی۔ نزلہ اور سوزشِ گلو کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ اور بہتوا بھی کھانسی اور حدت معدہ وغیرہ کے کام آتا ہے۔ تیسری چیز بھی غالباً اسی قسم کی ہوگی۔ اس حصہ کے متعلق صبح میرا ذہن اس طرف گیا۔ کہ شاید جس طرح کی کھانسی کے دورے پچھلے سال مجھے ہوئے تھے۔ اسی قسم کے دورے پھر مجھے ہوں۔ ہاں ایک بات میں بھول گیا۔

گذشتہ سال

جب میں کھانسی سے بیمار ہوا۔ کراچی اور لاہور کے ڈاکٹر میرا علاج کرتے رہے۔ لیکن کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ لیکن ایک دیسی نسخہ کے استعمال سے مجھے کافی فائدہ ہوا تھا۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھانسی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کو وہ نسخہ بتاؤں۔ لیکن ابھی میں یہ بات کہنے نہ پایا تھا، کہ میری آنکھ کھل گئی، صبح خیال آیا۔ کہ شاید یہ نسخہ بھی کھانسی۔ نزلہ اور سوزشِ گلو کے لئے بتایا گیا ہے۔ لیکن زیادہ تر خیال یہ ہے کہ اس خواب کا تعلق جماعت سے ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ امام کو کچھ تکلیف ہے۔ تو اسکی تعبیر یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ اس کے توابع کمزور ہیں۔ کھانسی ورم اور گلے کی سوزش کا تعلق بولنے سے ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں

اس کی تعبیر یہ ہے

کہ جماعت میں بولنے کی عادت زیادہ ہوگئی ہے۔ جس سے کھانسی ورم اور سوزشِ گلو پیدا ہوتی ہے۔ اور عمل کی عادت کم ہوگئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کا علاج کاہو۔ بہتوا اور ایک اور چیز جس کا نام میں بھول گیا ہوں۔ بتایا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ کوئی ایسا علاج کیا جائے۔ کہ جس سے سوزش گلو۔ بلغم اور کھانسی دور ہو۔ ایک قسم کی گرمی مفید ہوتی ہے۔ انسان محنت کرتا ہے۔ اور اس میں تیزی اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔ یہ گرمی اور تیزی مفید ہے۔ لیکن ایک قسم کی گرمی بیکار ہوتی ہے۔ اس سے بلغم پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان تکلیف اٹھاتا ہے۔ کھانسی والی گرمی کے یہ معنے ہیں۔ کہ طبائع میں ایک جوش پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا صحیح استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ایک بیکار قسم کی گرمی اور سوزش پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی محض باتیں کرنے۔ بڑے بڑے دعوے کرنے بلا وجہ فخر کرنے اور یہ کہنے کی کہ ہم یوں کردیں گے۔ ہم دوں کردیں گے۔ کی عادت پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض روحانی امراض مثلاً بلغم کا آنا۔ سوزش گلو۔ کھانسی اور نزلہ پیدا ہوگئی ہیں۔ خواب میں یہ نظارہ دکھا کر خدا تعالیٰ اس طرف

توجہ دلاتا ہے

کہ یہ عادت دور ہونی چاہیئے، اور عمل کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ میری طبیعت پر یہی اثر ہوتا رہتا ہے۔ اور اس نظارہ کے دیکھنے کے بعد وہ اثر زیادہ نمایاں ہوگیا ہے۔ کہ جماعت میں بولنے کی عادت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور عمل کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ دو سال سے میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ احراری جماعت کے خلاف شرارتیں کر رہے ہیں۔ کہیں احمدیوں کو مارا جا رہا ہے۔ کہیں سے انہیں نکالا جا رہا ہے۔ کہیں ان کا منہ کالا کیا جا رہا ہے۔ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور مجھے گالیاں دی جاتی ہیں۔ کہیں مکانوں پر نشان لگائے جاتے ہیں۔ کہ کسی رات اچانک حملہ کر کے تمام احمدیوں کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن ہماری جماعت

صرف ریزولیوشن

لکھ کر الفضل کو بھیج دیتی ہے۔ اور الفضل بھی اسے جماعت احمدیہ میں غم و غصہ کی لہر کے عنوان سے شائع کر دیتا ہے۔ حالانکہ میں نے تو یہ غم و غصہ کی لہر جماعت میں کبھی نہیں دیکھی۔ اور یوں بھی مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا۔ کہ میں کوئی نئی سکیم سوچوں۔ کیونکہ جب تک جماعت میں کام کا احساس پیدا نہ ہو۔ اور جماعت سنجیدگی سے قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس کے لئے کوئی نئی سکیم سوچنے کا کیا فائدہ؟ جب احرار کا فتنہ ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا۔ ایک دفعہ میں لاہور کا سفر کر رہا تھا۔ ایک جوشیلا نوجوان میرے ساتھ آیا۔ اس نے مجھے کہا۔ اب ہمیں گاندھی جی کی طرح کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا گاندھی تو فوراً مطلب کی بات دیکھ کر صلح کر لیتا ہے۔ کیا تم اپنے امام سے بھی یہی امید رکھتے ہو۔ کہ کہیں ہمالیہ کی غلطی ہوئی کہیں بندھیاچل کی غلطی ہوئی۔ کہیں جمنا اور گنگا کی غلطی ہوئی۔ اور پھر صلح کرلی۔ اگر اپنے امام کے لئے تم یہ اخلاق پسند کرتے ہو۔ تو پھر تمہارا مشورہ بجا ہے۔ یا پھر یہ ہو۔ کہ امام جنگ کے لئے کہے۔ تو تمام

جماعت تیار ہو جائے

پھر جنگ میں فتح ہو۔ یا سب لوگ مارے جائیں۔ میں نے کہا۔ بتاؤ۔ کیا ہے ہمت؟ اگر یہ ہو جائے کہ سارے مر جاؤ۔ اور یا فتح حاصل کرو۔ تب تو تمہارا مشورہ مفید ہو سکتا ہے۔ ورنہ دوسروں میں سے اگر ۶۰ فی صدی لوگ بھی بھاگ جائیں۔ تو ان کی عزت اور درجہ میں فرق نہیں آتا۔ لیکن ہماری جماعت کے دس فی صدی لوگ بھی بھاگ جائیں۔ تو اس کی عزت اور درجہ قائم نہیں رہتا جب تک یہ نہ ہو۔ کہ مسلمان ۱۰۰ کے ۱۰۰ ٹکڑے ہو جائیں اور پھر اگر ان کی تقدیر میں شکست لکھی ہے۔ تو میدان سے ان کی ۱۰۰ کی ۱۰۰ نعشیں برآمد ہوں۔ اس وقت تک ہم اپنے آپ کو کامیاب خیال نہیں کر سکتے۔ اگر ظاہری طور پر شکست ہو جائے۔ اور ۱۰۰ لڑنے والوں میں سے ۹۹ کی نعشیں میدان میں ملیں۔ اور ایک کی نہ ملے۔ اور وہ بھاگ جائے۔ تو یہ بھی ہماری ذلت ہے۔ مومن کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ وہ اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اگر احراری احمدیوں کو مارتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں ریزولیوشن کرنے کی عادت ہوگئی ہے۔ یہ ریزولیوشن پاس کریں گے۔ اور بیٹھ جائیں گے۔ جہاں تک قانون شکنی کا سوال ہے۔ احمدیت اس سے روکتی ہے۔ لیکن کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ جہاں اسلام اور احمدیت نے قانون شکنی سے منع کیا ہے۔ وہاں اس نے اس کا کوئی علاج نہیں بتایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انگریز آدھی دنیا پر حاکم تھے۔ جب پہلی جنگ ہوئی۔ تو ان کی طاقت پوری طرح قائم تھی۔ لیکن انہوں نے قادیان کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ ہم نے قانون شکنی نہیں کی تھی۔ صرف الٰہی تدبیر سے کام لیا تھا۔ لیکن حکومت کو پارلیمنٹ میں اعلان کرنا پڑا۔ کہ ہمیں احمدیوں کے متعلق کوئی شبہ نہیں۔ کتنا تلخ گزرا ہوگا یہ لمحہ اس گورنر پر جس نے حکم دیا تھا۔ کہ تم سے نقض امن کا خطرہ ہے اس لئے فلاں دفعہ کے ماتحت تمہیں یہ نوٹس دیا جاتا ہے۔ اسے پارلیمنٹ کے سامنے بیان دینے کے لئے یہ ماننا پڑا۔ کہ جماعت احمدیہ نہایت وفادار جماعت ہے۔ کتنے تلخ گھونٹ تھے۔ جو اسے پینے پڑے۔ مگر نہ ہم نے کسی کو مارا تھا۔ نہ پیٹا تھا۔ اور نہ قانون شکنی کی تھی۔ صرف جماعت میں اس وقت ارادۂ عمل تھا۔ اور نظر آتا تھا کہ جماعت میں عمل کی قوت موجود ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں

وہ قوتِ عمل

نہیں پائی جاتی جو اس وقت پائی جاتی تھی۔ اس لئے میں چپ ہوں۔ جب میں الفضل میں ریزولیوشن پڑھتا ہوں۔ تو ہنستا ہوں۔ کہ یہ غم و غصہ کی لہر کہاں سے آگئی۔ جو الفضل کے ایڈیٹر کو نظر آگئی ہے۔ مان لیا کہ میری جسمانی نظر کمزور ہے۔ اور میں عینک استعمال کرتا ہوں۔ لیکن میری باطنی آنکھیں تو ان سے تیز ہیں۔ مگر مجھے وہ غم و غصہ کی لہر نظر نہیں آتی۔ پھر غم کی لہر تو جائز ہے۔ غصہ کی لہر اسلام میں بالکل جائز نہیں۔ مسلمان پر غصہ کی لہر نہیں آسکتی۔ غصہ کے معنے ہیں اس قدر غیظ ہونا کہ انسان کی عقل ماری جائے۔ اور اس کا گلا گھٹنے لگ جائے۔ لیکن غضب جائز ہے۔ خدا تعالیٰ غضب کرتا ہے۔ لیکن اسے غصہ نہیں آتا۔ کیونکہ جسے غصہ آتا ہے۔ اس کی جان تنگ ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ اور یہ چیز اسلام میں جائز نہیں۔ لیکن یہاں تو

غم کی لہر

بھی نظر نہیں آتی۔ جیسے وہ پہلے تھے ویسے ہی اب ہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اس وقت میں نے ۲۷ ہزار روپیہ مانگا تھا۔ اور ایک لاکھ سات ہزار روپیہ کے وعدے آگئے تھے۔ اب یہ حال ہے۔ کہ دو لاکھ چالیس ہزار کے وعدوں میں سے نو ماہ میں صرف ایک لاکھ بیس ہزار کی رقم وصول ہوئی ہے۔ لیکن پہلے ایک لاکھ سات ہزار کے وعدوں میں سے سال میں ایک لاکھ دس ہزار روپیہ وصول ہوگیا تھا۔ یہ صاف بتاتا ہے کہ جماعت میں جو جوش اُس وقت تھا۔ اِس وقت نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جماعت پر مردنی چھائی ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے۔ کہ طبائع کے اندر سستی پیدا ہو رہی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ نیند کی قسم ہو۔ اور اس کے بعد لوگ بیدار ہو جائیں۔ اور کام کرنے لگ جائیں۔ اس لئے میں مایوس نہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ یہ کام کا وقت نہیں ہوتا۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ ہم انہیں اٹھائیں۔ اور وہ پھر سو جائیں۔ پھر اٹھائیں اور وہ دوبارہ سو جائیں۔ تو ہم ان سے کام نہیں لے سکتے۔ ہاں ہم مایوس بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ بالکل مر نہیں گئے۔ لیکن ایسا وقت کام کا وقت نہیں ہوتا۔ اس وقت اگر کوئی سکیم بنائی جائے۔ تو یہ بے وقوفی اور حماقت کی علامت ہوگی۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے۔ کہ جب وہ جاگیں تو کوششوں کا موقعہ ہی جاتا رہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی تعبیر اس رنگ میں کی جاسکتی ہے (واللّٰہ اعلم بالصواب) کہ جماعت میں

جوش تو ہے

لیکن وہ جوش غلط قسم کا اور بناوٹی ہے۔ وہ حقیقی قربانی جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور وہ گرمی جو صحت اور

عمل کی علامت

ہوا کرتی ہے وہ جماعت میں نہیں پائی جاتی، جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کو جنت میں زنجبیل کے پیالے پلائے جائیں گے اس سے یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ جگر کی بیماریوں اور پیاس میں مبتلا ہو جائیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ ان کے اندر

وہ گرمی اور حرارت

پیدا کی جائے۔ جو قوت عملیہ کیلئے ضروری ہوتی ہے۔ سردی اور گرمی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک سردی وہ ہوتی ہے۔ جو کم ہمتی پیدا کرتی ہے لیکن دوسری قسم کی سردی غلط جوش کو زائل کرتی ہے جیسے قرآن کریم میں کاس کا فوری کہا گیا ہے۔ کافور کے زیادہ استعمال سے انسان نامرد ہو جاتا ہے ۔۔ اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور وہ کام کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن اگر اسے مناسب موقعہ پر اور مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے تو یہ ناجائز گرمی کو روکتا ہے۔ اور غلط جوش کو دور کرتا ہے۔ چنانچہ کاہو اور بھٹوا بھی جیسا کہ اطباء لکھتے ہیں۔ سرد اور خشک ہیں۔ اور ان کا صحیح استعمال کیا جائے۔ تو یہ ناجائز گرمی کو دور کرتے ہیں۔ اسی طرح کاس کافوری کے ساتھ نادرست اور ناجائز گرمی کو دور کیا جائے گا۔ خواب میں کاہو اور بھٹوا سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ہم جماعت کے موجودہ غلط جوش کو کاس کافوری کے ساتھ دور کریں۔

پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے

اس کے بعد مومنوں کو زنجبیل کے پیالے پلائے جائینگے اور ان کے ذریعہ ان کے اندر وہ گرمی پیدا ہوگی۔ جو قوت عملیہ پیدا کرنے کا موجب ہوگی یہ زنجبیلی پیالے ناجائز گرمی اور غلط جوش پیدا کرنے اور جگر کی خرابی اور دیگر بیماریوں کا موجب نہیں ہوں گے۔ بلکہ مومنوں کے اندر قوت عملیہ پیدا کریں گے۔

پھر جو

دوسری رویاء

ہوئی اس کو اس رویاء کے ساتھ جب میں نے ملایا۔ تو میں نے سمجھا کہ ان کے اندر وہی مضمون بیان کیا گیا ہے جو میرے ذہن میں تھا۔ کہ آج خطبہ عید الاضحیہ میں بیان کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نام ابراہیم بھی تھا آپ کو الہامات میں بار بار ابراہیم کہا گیا ہے مجھے بھی ایک دفعہ بیت الدعا دکھائی گئی۔ کہ میں اس میں دعا کر رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ابراہیم تھے اور حضرت خلیفہ اول بھی ابراہیم تھے اور آپ ابراہیم ادھم ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا کہ میں بھی ابراہیم ہوں۔ ابراہیم ادھم ایک بادشاہ گذرا ہے۔ غالباً وہ ترک تھا۔ کیونکہ ترکوں میں یہ نام زیادہ پایا جاتا ہے۔ وہ توبہ کرکے فقیر ہو گیا تھا اور بڑے پایہ کا صوفی گنا جاتا ہے۔

دوسری رویا میں مجھے ایک لڑکا دکھایا گیا۔ جس کا نام مولود احمد ہے۔ اور مولود احمد کے معنے ہیں احمد کا بیٹا۔ اور یہاں دو لڑکے کے بھی وہی معنے ہیں جو قرآن کریم کی آیت

فلما بلغ معہ السعی

کے ہیں اور وہ لڑکا بھی دکھایا گیا۔ درحقیقت اس میں بتایا گیا ہے کہ اس جدید ابراہیم کا بیٹا بھی اسمٰعیل کا رنگ رکھتا ہے۔ پھر یہ بھی دکھایا گیا کہ قربانی کا وقت آگیا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا۔ کہ جماعت کی کمزوریاں دور کرنی چاہئیں۔ کیونکہ جماعت کے تمام افراد روحانی طور پر ابراہیم کے بیٹے ہیں اور ان پر قربانی لازمی ہے۔ ان پر ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے۔ جب وہ بچے تھے۔ لیکن اب وہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ دوڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق جب فرمایا کہ فلما بلغ معہ السعی تو اس سے بڑی عمر مراد نہیں تھی۔ یہی چھ سات برس کی عمر مراد تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تیز چلتے تھے۔ تو حضرت اسمٰعیلؑ آپ کے ساتھ ساتھ دوڑتے تھے اور یہ چھ سات برس کی عمر میں ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت تھا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کیا گیا۔ بہرحال میں نے دونوں خوابوں کو ملا کر ان کی یہ تعبیر کی ہے۔ اور یہی وہ مفہوم تھا جو میں درود کے متعلق بیان کرنا چاہتا تھا۔

مسلمان

درود کے بہت شائق ہیں

اور انہیں شائق ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ خدا اور اس کے فرشتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔ گویا ہم درود کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے اس حکم کو پورا کرتے ہیں۔ طبعی طور پر ایسے احکام دوسرے نبیوں کے متعلق بھی آتے ہیں لیکن کسی حکم کی عظمت کا اسبات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ تمام لوگوں کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا جائے عیسائیوں کا یہ دعوےٰ ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا بیٹا بنایا ہے لیکن ان میں وہ روح نہیں پائی جاتی جس سے یہ معلوم ہو کہ آپ واقعی خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں۔ لیکن مسلمان بگڑ بھی جاتے ہیں۔ مگر ان میں سے درود کی آواز نہیں جاتی۔ یہ ایسی کل چلی ہے جو رک نہیں سکتی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود اہم احکام میں سے ہے۔ جس کو باوجود کمزوری کے مسلمان چھوڑ نہیں سکتے۔ ہر مسلمان درود پڑھتا ہے۔ کوئی کم درود پڑھتا ہے اور کوئی زیادہ پڑھتا ہے۔ کوئی دس دفعہ پڑھتا ہے کوئی بیس ۲۰ دفعہ پڑھتا ہے اور کوئی سو دفعہ پڑھتا ہے اور کئی مسلمان سارا سارا دن بھی درود پڑھتے رہتے ہیں۔ ہم انہیں خواہ نکما قرار دیں۔ لیکن ان کی یہ خوبی ماننی پڑے گی کہ وہ سارا دن درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اور یہ نہایت اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ صحیح رنگ میں ہو۔ لیکن مسلمانوں نے غور نہیں کیا کہ درود کا کیا مفہوم ہے۔

درود جو سب سے چھوٹا اور سب سے عام ہے یہی ہے۔ اللھم صل علےٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

یہ مختصر ترین درود

ہے۔ کئی اور درود بھی ہیں۔ جو مختلف روایتوں سے آئے ہیں۔ لیکن جس درود کو عام طور پر پڑھا جاتا ہے۔ وہ یہی درود ہے۔ اس کے آدھے حصہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے اور آدھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے تین ٹکڑے کئے گئے ہیں پہلے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے جیسے فرمایا۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد دوسرے ٹکڑے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے جیسے کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم۔ تیسرے ٹکڑے میں خدا تعالےٰ شامل کر لیا گیا ہے۔ جیسے انک حمید مجید میں ہے گویا درود کے تین حصوں میں سے خدا تعالےٰ نے ایک حصہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیا۔ ایک حصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے دیا اور ایک حصہ خود لے لیا۔ عام طور پر لوگ خصوصاً عیسائی اور ہندو اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ درود میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابراہیمی انعام دینے کی دعا کر کے اقرار کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے۔ ہندوؤں کو اسلام سے بغض تھا اور ہمارا خیال تھا کہ پارٹیشن کے بعد یہ بغض کم ہو جائے گا۔ لیکن یہ بغض اب بھی کم نہیں ہوا۔ سنا جاتا ہے کہ وہاں جب کوئی مصنف تاریخ وغیرہ کی کتاب تصنیف کرتا ہے تو اس کی تان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی ٹوٹتی ہے۔ اگرچہ یہ ایسی ہی چیز ہے۔ جیسے

چاند پر تھوکنے والے

کی تھوک اس کے اپنے منہ پر پڑتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان اعتراضوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن ایک مسلمان کا دل دکھتا ہے۔ اور اسکو اپنا دل قربان کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ چیز اس کی روحانیت کے لئے مفید ہو جاتی ہے۔ بہرحال معترضین میں سے بعضوں نے اعتراض کیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھوٹے ہیں۔ کیونکہ جب ہم کہتے ہیں۔ ہمیں فلاں کی طرح بننا چاہیئے۔ تو اسکے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ ہم سے بہتر ہے۔ وہ مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ دعا کرتے ہو۔ اور قیامت تک یہ دعا کرتے رہو گے کہ خدا تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ہی درود بھیجے جیسے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا تھا اب یا تو تم یہ بتاؤ کہ فلاں وقت تک خدا تعالیٰ ایسا کرے اور اگر قیامت تک تم نے یہ دعا مانگنی ہے تو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قیامت تک افضل رہیں گے۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ زبان میں کئی قسم کے الفاظ ہوتے ہیں۔ ایک الفاظ وہ ہوتے ہیں جن کے معنے معین ہوتے ہیں اور ایک وہ الفاظ ہوتے ہیں۔ جن کے معنے غیر معین ہوتے ہیں۔ ان الفاظ سے کسی ایک

معنے کی بلا قرینہ تعیین

کرنا جہالت ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ میں رات کے وقت فلاں کے گھر گیا۔ تو اگر کوئی اس کے یہ معنے کرتا ہے کہ وہ ضرور آج رات اس کے گھر گیا ہے تو یہ اس کی حماقت پر دلالت کرے گا۔ اور لوگ کہیں گے۔ کہ یہ تمہاری جہالت ہے۔ اگر بولنے والے نے اپنے الفاظ کی تعیین نہیں کی تو جو معنے اس کے مدنظر ہوں وہ لے سکتا ہے۔ یہاں بھی مشابہت کا ذکر ہے۔ جو مبہم معنے ہیں اور ان معنوں پر دلالت کرنے کے لئے عربی زبان میں مختلف الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اردو زبان میں اسکے لئے ایک سے زیادہ الفاظ ہیں۔ مثلاً لفظ "کی طرح" ہے مثلاً کہتے ہیں یا اللہ تو اس طرح دولت دے جس طرح تو نے قارون کو دولت دی۔ یا آج کل کے لحاظ سے لوگ کہتے ہیں یا اللہ تو اسے اسی طرح دولت دے جس طرح تو نے راک فیلر یا روشیلڈ کو دولت دی یا لوگ کہتے ہیں۔ یا اللہ تو اسے اسی طرح دولت دے جس طرح تو نے مثلاً برمکی خاندان کو دولت دی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ تو اسے ان کی قسم کا دولتمند بنا دے یہ معنے نہیں کہ تو اسے مقدار میں اتنی دولت دے جتنی دولت تو نے قارون۔ برمکی خاندان روشیلڈ یا راک فیلر کو دی۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ یا اللہ تو اسے اس قدر دولت دے۔ جس قدر دولت تو نے قارون کو دی۔ برمکی خاندان کو دی یا راک فیلر اور روشیلڈ کو دی۔ تو اس کے معنے درجہ کے ہوں گے۔ اگر درود میں کما صلیت کی بجائے الیٰ قدر ما صلیت کہا جاتا۔ کہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس درجہ کا درود بھیج

جس درجہ کا درود تو نے ابراہیم علیہ السلام پر بھیجا تو معلوم ہوتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان سے کم ہے۔ مگر یہاں درجہ کا ذکر نہیں۔ قسم کا ذکر ہے۔ ایک کنگال آدمی بھی بعض دفعہ کہہ دیتا ہے۔ کہ میرے پاس روپیہ ہے اور وہ روپیہ نکال دیتا ہے۔ مثلاً

فرض کرو

ایک کنگال آدمی خیال کرتا ہے۔ کہ اس کے پاس جو لوگ بیٹھے ہیں۔ وہ سب غریب ہیں۔ اور وہ انہیں کہتا ہے۔ کہ میرے پاس پانچ روپے ہیں۔ اب اگر اس مجلس میں سے ایک امیر آدمی جو کروڑپتی ہے۔ لیکن وہ کنگال آدمی اُسے نہ جانتا ہو۔ وہ کہے۔ جس طرح تمہارے پاس روپیہ ہے۔ میرے پاس بھی روپیہ ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہوں گے۔ کہ اس کروڑپتی کے پاس بھی پانچ روپے ہیں۔ بلکہ یہاں اس فقرہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ بھی روپے والا ہے حالانکہ یہ کروڑپتی ہے لیکن وہ کنگال آدمی صرف پانچ روپے کا مالک ہے۔ درود میں "کما" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے کما صلیت ہے اور "کما" میں "ما" مصدریہ ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ کصلوتک علیٰ ابراہیم۔ جس طرح تو نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام

پر درود بھیجا۔ اے اللہ اسی قسم کا درود تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر بھی بھیج۔ گویا اس میں "قسم" کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی کوئی خاص قسم کا فضل ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ سے دعا کی گئی ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملے۔ یہاں درجہ کا سوال نہیں "جس طرح" میں چھوٹا آدمی بھی آسکتا ہے۔ اور بڑا آدمی بھی آسکتا ہے مثلاً ایک مسلمان یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ جس طرح تو نے غار ثور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی حضرت ابوبکر کو بچایا تھا اسی طرح تو مجھے بھی بچا۔ تو اس میں قسم نجات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے۔ کہ میرے حالات بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات جیسے ہیں سو جن صفات کا تو نے اس وقت اظہار کیا تھا انہی صفات کا تو اب بھی اظہار فرما اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ تو مجھے بھی رسول اللہ بنا دے۔ پھر بعض دفعہ ایک مسلمان یہ بھی دعا کر لیتا ہے۔ کہ اے اللہ جس طرح تو نے بدر کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی ہماری بھی اسی طرح مدد کر۔ اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ میں بھی رسول ہوں۔ اور میرے ساتھی ابوبکرؓ عمرؓ اور دوسرے صحابہؓ ہیں۔

وہ صرف یہ کہتا ہے

کہ میری تکلیف اسی قسم کی ہے۔ اس لئے اے خدا مجھ پر تو اسی قسم کی برکت نازل کر۔ جس قسم کی برکات تو نے اس وقت نازل کی تھیں۔ ایک ماں اپنے بچہ کو بھی روٹی دیتی ہے۔ اور کتے کے سامنے بھی روٹی ڈالتی ہے۔ فرض کرو۔ اُس کے پاس دو روٹیاں تھیں۔ جن میں سے ایک روٹی اُس نے اپنے بیٹے کو دے دی اور ایک روٹی اُس نے کتے کے سامنے ڈال دی۔ تو کیا اس کا بچہ اور کتا برابر ہو گئے۔ کیا اس کی محبت بچے اور کتے سے ایک جیسی ہے۔ گویا اگر اتنی چیز بھی مل جائے۔ رتبہ بھی درجہ ایک نہیں ہوتا اور یہاں تو صرف قسم ایک ہے درجہ ایک نہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید۔ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک قسم برکت کی ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو دی گئی تھی۔ وہی قسم برکت کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کو ملے

اب بائیبل دیکھو

کہ اس میں کس برکت کا ذکر ہے۔ جو نمایاں طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کو حکومت یا شریعت کی تکمیل کی برکت نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ انہوں نے اپنا اکلوتا بیٹا خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا تھا۔ پس جب یہ کہا جائے گا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی برکت ملے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملی تو اس کا اشارہ اُس برکت کی طرف جائے گا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمایاں طور پر ملی۔ اس کا اشارہ کسی مبہم چیز کی طرف نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ فلاں آدمی نے رات کو یہ کام کیا ہے۔ تو بھی ویسا ہی کام کر۔ تو وہ اس جیسا کام کب کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے دیکھا ہی نہیں۔ کہ اس نے کیا کام کیا ہے۔ اسی طرح ہم کسی کو وہی کام کرنے کے لئے کہہ سکتے ہیں جو ہم نے دیکھا ہو۔ پس جب اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم کہا جاتا ہے۔ تو اس سے وہ برکت مراد ہوتی ہے۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کا اشتراک نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کام کونسا تھا۔ جو آپ نے اور آپ کی اولاد نے اکٹھا کیا تھا۔ اور ہمیں معلوم ہے۔ کہ وہ کام آپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنا تھا۔ اور بیٹے کا ذبح کے لئے تیار ہو جانا تھا۔ یہی وہ بنیادی کام ہے جو باپ بیٹے دونوں نے کیا۔ اور یہ ایک ہی کام ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام نے نہیں کیا تھا۔ جو حضرت نوح علیہ السلام نے نہیں کیا تھا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوا دوسرے انبیاء علیہما السلام نے جن کو ہم

جانتے ہیں۔ نہیں کیا تھا۔ اور جن انبیاء کا ہمیں علم نہیں ان کے متعلق بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ انہوں نے یہ کام کیا ہو۔ گویا "کما صلیت" کے الفاظ میں

شہادت ذبیح اسمٰعیلؑ

کا ذکر ہے۔ کیونکہ یہاں وہ برکت ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد۔ دونوں شریک تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے اسمٰعیل سے کہا میں تمہیں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ذبح کرنا چاہتا ہوں۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہوں۔

تم ہمیشہ یہ دعا کرتے ہو۔ اور ہمیشہ پر تھپڑ رسید کرتے ہو۔ تم نماز میں یہ کہتے ہو۔ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی برکت دے۔ جو تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور اُن کی اولاد کو دی۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں کو بھی قربان ہونے کی توفیق دے۔ پھر کہتے ہو۔ الٰہی مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی وہی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ جس کے کرنے کی تو نے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

کو توفیق دی۔ ہم آگے بڑھ کر خنجر پر اپنی گردنیں رکھ دیں۔ تم نماز میں یہ کہتے ہو۔ لیکن جب چندہ کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو اپنی جیبیں پکڑ لیتے ہو۔ ہر نماز میں تم درود پڑھتے ہوئے یہ کہتے ہو۔ کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد قربان کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اولاد کو قربان ہونے کی توفیق دے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ چیز ہمیشہ جاری رہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تو ایک بیٹے کے قربان کرنے کی توفیق ملی تھی۔ لیکن یہاں یہ چیز ہمیشہ رہے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ اپنے بیٹے قربان کرنے کی توفیق ملے۔ اب بتاؤ بڑا کون ہوا وہ جس نے ایک بیٹا ذبح کیا یا جو ہر زمانہ میں بیٹے قربان کرتا ہے مگر سوچو کہ جب تم یہ کہتے ہو کہ اے اللہ تو مجھے ویسے ہی قربان ہونے کی توفیق عطا فرما جیسے قربان ہونے کی توفیق تو نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دی تھی۔ پھر تم دیانتدار ہوتے ہوئے قربانی سے بھاگ کس طرح سکتے ہو۔ کیا تم اپنے نفس کو اس سے مستثنیٰ کر لیتے ہو۔ بلکہ حقیقتاً دعا کرنے والا تو سب سے پہلا مخاطب ہوتا ہے۔ پس سب سے پہلے

اپنے نفس کو

اس میں شریک کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ ایک تمسخر بن جائیگا۔ اور کیا یہ چیز کوئی مسلمان برداشت کر سکتا ہے۔ اور کیا کوئی مسلمان اس بات کا اقرار کریگا کہ میں دعا کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ اپنے بیٹے قربان کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور آپ کے بیٹوں کو بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح ذوق شوق سے قربان ہونے کا موقعہ دے۔ سوائے میرے اور

میرے بچوں کے۔ کوئی احمق بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ وہ یہ دعا کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس سے مستثنیٰ قرار دے لیتا ہے۔ کوئی بے حیا ہی ہو گا۔ جو کہے گا۔ میں دعا کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو مستثنیٰ قرار دے لیتا ہوں۔ اگر یہ حماقت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم نماز پڑھتے ہوئے تو یہ کہتے ہو۔ کہ اے اللہ تو مجھے اور میری اولاد کو قربان ہونے کی توفیق عطا فرما۔ لیکن باہر جا کر کوشش کرتے ہو۔

کہ تمہاری اور تمہاری اولاد

کی جانیں بچ جائیں۔ عید الاضحیہ اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ ہم سال میں یہ ایک دن لا کر یہ واقعہ تمہارے سامنے لاتے ہیں۔ تا تمہیں یاد رہے۔ کہ درود میں جو تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کے لئے دعا مانگتے ہو۔ اس میں تم بھی شریک ہو۔ یہ نہیں کہ تم دعا تو یہ کرو کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بیٹے قربان کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح قربان ہونے کی توفیق عطا فرما۔ لیکن جب قربان ہونے کا وقت آئے۔ تو پیچھے بھاگ جاؤ۔ اگر تم ایسا کرتے ہو تو تمہاری مثال اُس عورت کی سی ہے۔ جس کے متعلق

لطیفہ مشہور ہے

کہ اس کی بیٹی کو جس کا نام مہستی تھا۔ دق اور سل ہو گئی وہ ہمیشہ یہ دعا کیا کرتی تھی۔ کہ اے خدا۔ میں مر جاؤں۔ لیکن میری بیٹی بچ جائے۔ جب عزرائیل اُس کی جان نکالنے آئے۔ تو اس کی بجائے میری جان نکال لے۔ اس عورت نے ایک گائے رکھی ہوئی تھی۔ ایک رات کو اُس کا رسہ ٹوٹ گیا۔ وہ صحن میں گھس آئی۔ وہاں ایک گھڑا پڑا تھا۔ گائے نے بھوسہ کھانے کے لئے اس میں منہ ڈال لیا۔ گھڑے کا منہ تنگ تھا۔ لیکن بوجہ دباؤ کے اس کا سر گھڑے میں پڑ گیا۔ لیکن جب اُس سے سر نکالنا چاہا۔ تو وہ نہ نکلا۔ گائے گھبرائی۔ اور صحن میں اُس نے ناچنا شروع کر دیا۔ وہ عورت یہ خیال کرتی تھی۔ کہ عزرائیل کی شکل نرالی ہو گی۔ جب اُس نے گائے کو گھڑا اٹھائے ناچتے دیکھا۔ تو اس نے خیال کیا کہ

یہ عزرائیل ہے

جو مہستی کی جان نکالنے آیا ہے۔ وہ پہلے تو یہ دعا کیا کرتی تھی کہ یا اللہ میں مر جاؤں مہستی نہ مرے اور جب عزرائیل آئے تو میری جان نکالے مہستی کی جان نہ نکالے۔ لیکن جب اس کے خیال میں عزرائیل جان نکالنے آیا۔ تو وہ سب دعائیں بھول گئی۔ اور کہنے لگی۔

ملک الموت من نہ مہستی ام من یکے پیرزال محنتی ام

یعنی جو عورت پہلے یہ دعا کر رہی تھی۔ کہ عزرائیل میری لڑکی کی بجائے میری جان نکال لے وہی جب وقت آیا۔ تو کہنے لگی۔ میں مہستی یعنی

لڑکی کی والدہ بنیں۔ ایک اور مزدور عورت ہوں۔ یہی مثال اس شخص کی ہے۔ جو درود پڑھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے بیٹے قربان کرنے کے مواقع بار بار دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تو ایک دفعہ بیٹا قربان کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو

بار بار بیٹا قربان کرنے کا موقعہ

ملے۔ پھر اسماعیل علیہ السلام کو تو ایک دفعہ قربان ہونے کا موقعہ ملا تھا۔ لیکن تم دعا کرتے ہو۔ کہ اے خدا ہمیں بار بار قربان ہونے کا موقعہ دے۔ لیکن جب قربان ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو کہتے ہو۔

ملک الموت من نہ مہستی ام من یکے پیر زالِ محنتی ام

یہ چیز ہے جو عید الاضحیہ یاد کرانے کے لئے آتی ہے۔ گویا درود کی تشریح عید الاضحیہ ہے۔ اور تم یہ کہتے ہو۔ کہ ہم

خدا تعالیٰ کی خاطر

اپنی جانیں قربان کریں گے۔ اور جب تم ہمیشہ یہ اقرار کرتے ہو۔ تو اب اپنی جانیں قربان کرو۔ کبھی تمہاری بھی عید الاضحیہ آئیگی۔ کہ نہیں؟

بقیہ صفحہ ۲
(لیڈر)

کہ "دفاع پاکستان کا اس طرح تمسخر اُڑانا پھر عوام کے مذاق کو بگاڑے عوام مسئلہ دفاع پر سنجیدگی سے غور نہ کریں۔ اور اس کے لئے کوئی تیاری نہ کریں

آخر اس میں کیا مصلحت ہے؟ ہمیں مسلم لیگی یہ دعما جو دوڑ دوڑ کر عطاء اللہ شاہ بخاری کے جلسوں کی صدارت کر رہے ہیں۔ اتنا بتائیں کہ عطاء اللہ شاہ نے جنگ کشمیر میں کتنے رضاکار بھیجے تھے۔ جو اپنے خرچ پر خدمت کرتے رہے ہیں۔ آپ جلسے جلوسوں میں یہ لال (۴) لال کرتے دیکھکر خوش ہو رہے ہیں؟ جب وطن کے لئے لال لال خون بہانے کی نوبت آئی تو ان میں سے ایک بھی کہیں نظر نہیں آئے گا اور عطاء اللہ شاہ بخاری کی لچھیدار باتیں کوئی بھی کاٹ نہ کر سکیں گی۔ خواہ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دے۔ کچھ تو سوچنا چاہیئے۔ قوم کا مزاج کیوں تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور اسکو "دفاع پاکستان" کے بالکل ناقابل بنانے کی کوشش میں کیوں مدد دی جا رہی ہے؟

درخواستہائے دعا

امۃ النصیر شاہدہ صاحبہ راولپنڈی کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ اب انہیں سول ہسپتال میں داخل کرا دیا ہے (۲) بابو کرم الٰہی صاحب کلرک (C.M.A.) کنٹرولر آف ملٹری اکوئنٹس آف لاہور چھاؤنی کے لڑکے محمود ابنی ایک ماہ سے بعارضہ نمونیا بیمار چلے آتے ہیں۔ اب ان کی ٹانگوں پر فالج کا اثر بھی ہو گیا ہے (۳) مظفر حسین صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے احباب ان سب بیماروں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں

پنجاب دستور ساز اسمبلی کی نشستوں کا انتخاب

لاہور ۶ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی پنجاب کی سات نشستوں کے لئے انتخاب ۳۰ اکتوبر کو عمل میں آئے گا۔ ان میں سے ایک نشست حضرت قائدِ اعظم کی جگہ پر کی جائے گی

"غضِ بصر سے نورِ قلب پیدا ہوگا"

قرآن کریم میں ہے۔ ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا۔ (بنی اسرائیل) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اس آیت کے ماتحت فرماتے ہیں۔ "دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاً بعض اوقات کانوں کے ذریعہ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر آنکھ کے ذریعہ۔ اس واسطے اسلام میں غضِ بصر کا حکم ہے۔" (درس القرآن صفحہ ۳۱۶)

واضح رہے کہ غضِ بصر کا حکم اسلام نے صرف مردوں کو ہی نہیں دیا۔ بلکہ عورتوں کو بھی دیا ہے۔ مردوں کے متعلق فرمایا۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم۔ کہ اے نبی مومن مردوں کو کہہ دو۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور عورتوں کے متعلق فرمایا۔ وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ کہ عورتوں کو بھی حکم دیا جائے۔ کہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ظاہر ہے۔ کہ جب مرد۔ عورت کو اور عورت مرد کو نہیں دیکھے گی۔ تو بدی کی تحریک ہی نہ ہوگی۔ اس طرح گویا بدی کو جڑ سے کاٹ دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ آیت یغضوا من ابصارھم کے ماتحت فرماتے ہیں۔ پولیس بھی شرارتوں کے روکنے کے لئے کسی حد تک مفید ہے۔ اور ضرور چاہیئے۔ لیکن بعض ایسے گناہ ہیں۔ کہ پولیس ان میں کچھ نہیں کر سکتی۔ وہاں شریعت کام دیتی ہے۔ ہم نے بہت سے ایسے انسان دیکھے ہیں۔ کہ ایک ہی نگاہ میں ہلاک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ مومنوں سے کہہ دو۔ کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔ . . . .

. . . . . . مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر کسی حسین پر پہلی نظر پڑ جائے۔ تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو۔ اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہوگا۔ (درس القرآن صفحہ ۸۱۸)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضروری تصحیح

۱۹ر ستمبر ۱۹۵۱ء کے اخبار الفضل کے صفحہ ۷ کالم ۱ و ۲ پر جو اعلان بعنوان "ناخواندہ اور کم تعلیم والے انصار کے لئے تعلیمی پروگرام" شائع ہوا ہے۔ اس میں یسرنا القرآن کا کورس چھ ماہ یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء لغایت آخر مارچ ۱۹۵۲ء کی بجائے یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ستمبر ۱۹۵۲ء چھپ گیا ہے۔ یہ کاتب سے سہو ہوا ہے۔ لہٰذا یسرنا القرآن کی تعلیم کا انصار کے لئے چھ ماہ کا کورس یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تا آخر مارچ ۱۹۵۲ء پڑھا جائے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ

(۱) سالانہ اجتماع میں جوق درجوق شامل ہو کر اپنے مرکز، اپنی مجلس اور اپنے مقدس امام سے محبت و عقیدت کا ثبوت دیں۔ (۲) اجتماع کا چندہ بہت کم آرہا ہے۔ حالانکہ انتظامات کے لئے اخراجات کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ (۳) اجتماع میں شامل ہونے والے اور مختلف مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام فوراً مرکز میں ارسال فرمائیں۔

ہر خادم احمدیت کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اجتماع میں شامل ہو۔ اور دیگر خدام کو بھی شمولیت کی تحریک کرے۔

کوریا کی تازہ صورت حالات سے مشرق بعید کے خطرات بڑھ گئے

لنڈن ۶ اکتوبر۔ کوریا میں متارکہ جنگ کی امید میں کمی اور فوجی نقل و حرکت میں اضافہ کے باعث مشرق بعید کے خطرات پھر بڑھ رہے ہیں۔ اگر جنگ جاری رہی تو کوریا میں جنگی ضروریات کا از سر نو جائزہ لیا جائیگا مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے باغی گروہوں کو اسلحہ وغیرہ بھیجنے سے روکنے کے لئے بحری راستے مسدود کرنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ چینی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس میں تربیت یافتہ ۹ ہزار چینی رضاکار تیار کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی

چودھری ظفر اللہ خاں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

کراچی ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض انجام دیں گے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں آجکل نیویارک میں ہیں۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کی ہیئت ترکیبی کا اعلان مستقبل قریب میں ہونے والا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس نومبر میں پیرس میں منعقد ہوگا۔

مصری شہزادہ مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ مصر کے ایک شہزادہ ابراہیم کو مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا۔ وہ چند سال قبل برطانوی قومیت اختیار کر کے برطانوی فوجی سروس میں شامل ہوئے تھے اور انہوں نے حکومت مصر سے اس کے لئے کوئی اجازت نہیں لی تھی۔

برطانوی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

لنڈن ۶ اکتوبر۔ آج شاہ برطانیہ نے ایک شاہی فرمان کے ذریعے برطانوی پارلیمنٹ کو توڑ دیا تاکہ ۲۵ اکتوبر کو ملک میں نئے انتخابات ہو سکیں۔ شاہی فرمان پر شاہ جارج نے خود دستخط کئے۔ آج قصر بکنگھم میں شاہ کے کمرے میں کابینہ کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں شاہ جارج نے اعلان پر دستخط کئے۔ برطانوی کابینہ نے اس قرارداد پر بھی غور کیا جو اس نے ایرانی تیل کے بارے میں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کی غرض سے تیار کی ہے۔

برطانیہ اور پاکستان میں سٹرلنگ کا معاہدہ

کراچی ۶ اکتوبر۔ حال ہی میں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان سٹرلنگ بقایا جات کی واگذاری کے بارے میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس پر ۲۹ ستمبر کو لندن میں رسمی طور پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۵۷ء کو ختم ہو گی۔

گجرات ۶ اکتوبر۔ برمادمیں حکومت آزاد کشمیر کے صدر

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ جلد ہی شائع ہو جائیگی

لاہور ۶ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان نے اطلاع دی ہے کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم نے حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کی غرض سے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے اور اسے جلد ہی شائع کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس مہینہ حفاظتی کونسل کا جو اجلاس ہو رہا ہے یہ رپورٹ اس میں پیش نہیں کی جا سکے گی۔ کیونکہ برطانیہ نے ایرانی تیل کے سوال پر غور و خوض کرنے کی جو درخواست کی ہے زیادہ وقت اسی پر صرف ہو جائیگا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے نومبر والے اجلاس میں غور کیا جائیگا یہ اجلاس پیرس میں ہو گا۔

چترال کے متعلق ہندوستان کا پروپیگنڈا غلط ہے

کراچی ۶ اکتوبر۔ پاکستان کی ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے معاملات کی وزارت نے ہندوستانی اخبارات کی ان خبروں کی تردید کر دی ہے کہ ریاست چترال میں گڑبڑ ہو رہی ہے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ریاست چترال میں گڑبڑ نہیں ہو رہی۔ ریاست کے حالات معمول پر ہیں اور مہتر چترال انتظامی امور کی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے ضلع ہزارہ میں مقیم ہیں۔

اعلان میں ہندوستانی اخبارات کی خبروں کو من گھڑت۔ بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا گیا ہے۔

کراچی میں خون منتقل کرنے کے مراکز

کراچی ۶ اکتوبر۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر قدیر خالق نے اعلان کیا ہے کہ شہری دفاع کی طبی امداد کی کمیٹی خون منتقل کرنے کے مراکز قائم کرنے کے متعلق ایک سکیم تیار کر رہی ہے۔

سکیم کے مطابق ان لوگوں کا ایک رجسٹر تیار کیا جائیگا جو رضاکارانہ طور پر خون دینا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی ایک جماعت خون دینے والوں کے خون کا تجربہ کرے گی اور انہیں ایک شناختی کارڈ دے گی۔ جس میں یہ دکھایا جا سکے گا کہ وہ کس خون سے تعلق رکھتے ہیں اس طرح ہنگامی حالات میں صحیح قسم کا خون آسانی کے ساتھ دستیاب ہو سکے گا۔

کرنل سید علی احمد شاہ نے تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آزمائش کی اس گھڑی میں متحد رہیں اور ہر قسم کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہیں

مسئلہ فلسطین پھر اقوام متحدہ میں پیش کیا جائیگا؟

دمشق ۶ اکتوبر، شام کے وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اسرائیل کے ساتھ امن قائم کرنے کے لئے عرب ممالک مصالحتی کونسل کی تجاویز منظور نہیں کریں گے۔ اور مسئلہ فلسطین پھر اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ مصالحتی کمیشن اسلئے عرب ممالک کو اسرائیل سے صلح کرنے پر مجبور کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ کہ بڑی طاقتوں کے مفاد کے لئے مشرق وسطیٰ کا دفاعی نظام قائم کیا جائے۔

شام ولبنان کے اقتصادی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ شام اور لبنان کے درمیان جلد ہی گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ امید ہے کہ اسکے بعد مکمل سمجھوتہ ہو جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ دنیائے عرب کے مفاد کے لئے مکمل اتحاد و اتفاق کا باہمی رشتہ استوار کرنا اشد ضروری ہے۔

وزیر اعظم نے ان اطلاعات کی پرزور تردید کی کہ وزارت مستعفی ہونے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ بالکل مستحکم ہے۔ (اسٹار)

شام میں جاگیردارانہ نظام ختم کرنے کی کوشش

دمشق ۶ اکتوبر۔ حکومت شام نے صوبائی حکام کو ہدایت جاری کی ہے کہ چھوٹے کسانوں کی طرف سے بڑے زمینداروں کو مکھن اور انڈے دینے کی قدیم رسم کا خاتمہ کر دیں۔ انہیں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ مزارعین سے لگان کی صورت میں دو تہائی پیداوار سے زیادہ غلہ طلب نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اور بیگار کا کام بند کر دینا چاہیئے

نئی دہلی کے شامی سفارتخانے کی طرف سے ان قوانین کی تفاصیل بھیجی گئی ہیں۔ جن کے ذریعہ بھارتی حکومت نے ایک علاقہ کی جاگیروں کو ختم کر دیا ہے۔ اور ان جاگیروں کے مالکان کو پندرہ اقساط میں معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

لندن۔ ۶ اکتوبر۔ اسرائیل کی ناکہ بندی اور اسکی سرحدوں میں ناجائز طور پر سامان کا داخلہ روکنے کے لئے جو بائیکاٹ بیورو قائم کیا گیا ہے۔ شام عراق لبنان اور سعودی عرب نے بھی اپنے نمائندے اس میں شرکت کے لئے بھیج دیے ہیں۔ ان ممالک کے چار رابطہ دفتر اس ادارے میں شامل ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

مختصرات

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ یمن میں جو کوئلہ دریافت ہوا ہے۔ اسے نکالنے کے لئے یمنی اور مصری حکومتوں کے درمیان ایک کمپنی کے قیام کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے

سرکاری رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ کوئلہ ملک کے اکثر علاقوں میں موجود ہے نیز یہ کہ یہ ذخائر کئی سال کے لئے کافی ہو سکتے ہیں

توقع کی جاتی ہے کہ یہ کوئلہ زیادہ تر مصر میں پن بجلی کی اسکیم میں استعمال کیا جائے گا۔ یمن سے حاصل شدہ اس کوئلہ کے معاوضہ میں مجوزہ کمپنی یمن میں سڑکوں اور مواصلات کے دوسرے ذرائع کی اصلاح کا کام کرے گی۔ اس کمپنی کے ۵۱ فی صدی حصص یمنی حکومت کی ملک ہوں گے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ مصر میں غیر ملکیوں کی رہائش کے متعلق وزارت داخلہ ایک مسودۂ قانون مرتب کر رہی ہے۔ اور قرینہ ہے کہ آئندہ اجلاس کے شروع میں یہ مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائیگا اس مسودہ قانون کے مکمل ہونے تک دوسرے ملکوں سے معاہدوں کی بات چیت بھی ملتوی کر دی گئی ہے تاکہ معاہدہ کے دفعات اور مجوزہ قانون میں کسی طرح کا تضاد نہ ہو۔ (اسٹار)

لندن ۶ اکتوبر۔ کویت آئل کمپنی کے لندن کے دفتر نے اعلان کیا ہے کہ اگست میں غیر صاف شدہ تیل کی پیداوار ۲۸،۹۲،۰۵۹ ٹن ہوئی جو نیا ریکارڈ ہے۔ اس سے پہلے مہینہ کی پیداوار ۲۷،۲۰،۵۰۱ ٹن تھی۔ ان اعداد سے پیداوار کی سالانہ شرح ۳،۴۷،۰۴،۲۰۸ ٹن ہوتی ہے۔ گزشتہ سال ایران میں تیل کی پیداوار ۳،۲۲،۵۸،۰۰۰ ٹن ہوئی تھی کویت آئل کمپنی۔ اینگلو ایرانی آئل کمپنی اور امریکی گلف آئل کارپوریشن کی مشترکہ ملک ہے۔ (اسٹار)

ملبورن ۶ اکتوبر۔ آسٹریلیا میں خفیہ اسلحہ کی تجربہ گاہ میں ایک ایسے خود بخود اڑنے والے طیارہ کی جانچ کی گئی ہے۔ جسے اپنا کام ختم کر کے واپس مستقر پر لایا جا سکتا ہے۔ اس طیارہ کا ڈیزائن برطانوی وزارت سپلائی نے تیار کیا۔ ابتدائی تجربوں میں طیارہ اور مستقر کے درمیان ریڈیو کے ذریعہ رابطہ مکمل کرنے کی خاطر طیارہ میں ہوا باز بھی تھا۔ لیکن آخری جانچ میں طیارہ میں کوئی ہوا باز نہ ہو گا۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵